DAWAT-E-ISLAMI

جوانی کیسے گزاریں؟

بیان: 2

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

۱۸ ربیعُ الاول ۱۴۱۲ھ مطابق 26 ستمبر 1991ء بروز جمعرات ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال محمّد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب (واقع گلستانِ اوکاڑوی بابُ المدینہ کراچی) میں ''جوانی کی عبادت کے فضائل'' کے عنوان سے بیان فرمایا، جس کی مدد سے یہ رسالہ نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) (شعبہ امیرِ اہلسنّت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جَوانی کیسے گزاریں؟

﴿شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ مُکمّل پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ اَجر و ثواب کی دولت پانے کے ساتھ ساتھ جوانی کی عبادت اور اِس کی قدر و اَہمیّت جاننے کا موقع ملے گا۔﴾

دُرود شریف کی فضیلت

شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: ''اے لوگو! بے شک تم میں سے بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا، جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا ہوگا۔'' (جَمعُ الجَوَامِع، ۹/۱۲۹، حدیث: ۲۷۶۸۶ مختصراً)

حشر کی تیرگی سیاہی میں — نُور ہے، شمعِ پُرضیا ہے دُرُود
چھوڑیو مت دُرُود کو کافیؔ — راہِ جنّت کا رہنما ہے دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَوانی کی تلاش

حِکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک بوڑھا شخص کہیں سے گزر رہا تھا، بڑھاپے کی وجہ سے اُس کی کمر اس قدر جھکی ہوئی تھی کہ چلتے ہوئے یوں لگتا تھا کہ یہ بوڑھا شخص زمین سے کچھ

تلاش کر رہا ہے۔ایک نوجوان کو مسخری سوجھی اور کہنے لگا: بڑے میاں! کیا تلاش کر رہے ہو؟ بات اگرچہ غصہ دلانے والی تھی مگر اُس بُوڑھے نے صبر و برداشت اور سمجھ داری کا کمال مُظاہرہ کیا اور طنز کے اِس زہریلے کانٹے کے جواب میں فکر انگیز مدنی پھول پیش کرتے ہوئے فرمایا: ''**بیٹا! میں اپنی جوانی تلاش کر رہا ہوں**۔'' تیکھے جملے کا یہ خِلافِ توقُّع حیران کُن جواب سُن کر وہ نوجوان چونکا اور کہنے لگا: بابا جی! آپ کی بات سمجھ نہیں آئی، کیا جوانی بھی کبھی ڈھونڈی جاسکتی ہے؟ اور کیا یہ ایک دفعہ گُم ہو کر پھر کبھی کسی کو ملی ہے؟ فرمایا: بیٹا! یہی تو افسوس ہے کہ جب جوانی کی نعمت میرے پاس تھی اُس وقت اِس کی پاسداری نہ کرسکا اور آج جب میں اِس سے ہاتھ دھو بیٹھا تب اِس کی اَھَمِّیَّت (اَھَم-مِی-یَت) کا اِحساس ہوا۔کاش! مجھے جوانی کا زمانہ ایک بار پھر مل جاتا تو ماضی میں ہونے والی غلطیوں اور کوتاہیوں کی تلافی کرتا اور خوب دل لگا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا۔

اَلَا لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ یَوْمًا

فَاُخْبِرُہٗ بِمَا فَعَلَ الْمَشِیْبُ

یعنی ہائے کاش! میری جوانی کبھی پلٹ کر آتی، تو میں اُس کو بتاتا کہ بڑھاپے نے میرے ساتھ کیا سُلوک کیا۔

پھر ایک آہِ سرد دلِ پُر درد سے کھینچی اور کہا: **افسوس صد افسوس! میں اپنی جوانی کی دولت لُٹا بیٹھا**، لیکن! ''**اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت**۔'' میں نے جوانی کی ناقدری کی، اُس وقت نیکی کی نہ آخرت کی کوئی تیاری کی اور یونہی میری جوانی

غفلت کے بستر پر سوتے گزر گئی۔

دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی   لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے
شب بھر سونے ہی سے غَرَض تھی   تاروں نے ہزار دانت پیسے

(حدائقِ بخشش)

اب جبکہ بڑھاپا طاری ہوگیا، تو صحّت کمزور اور جِسم لاغر ہوگیا، کثرتِ عِبادت کا شوق تو پیدا ہوا لیکن بڑھاپے کے سبب حوصلہ ساتھ چھوڑ گیا۔

پھر وہ ضعیفُ العُمر شخص اُس نوجوان پر **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے کہنے لگا: **بیٹا!** اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و احسان سے تم ابھی **نوجوان** ہو، اِس سے فائدہ اُٹھالو، عِبادت پر کمر بستہ ہو جاؤ، کمر جُھکنے سے پہلے ربّ تعالٰی کے حُضور سَر کو جُھکا لو، ورنہ بڑھاپے میں میری طرح کمر جُھکائے جوانی کو تلاش کرتے پھرو گے لیکن حسرت و نَدامت کے سِوا کچھ نہ ملے گا۔ کفِ افسوس ملتے رہو گے لیکن ہاتھ کچھ نہ آئے گا اور حالات کا کچھ اِس طرح سے سامنا ہو گا: **"بچپن کھیل میں کھویا، جوانی نیند بھر سویا، بڑھاپا دیکھ کر رویا۔"**

اِس مُشفِقانہ اور ناصِحانہ اَندازِ گفتگو اور اِنفرادی کوشش کے مدَنی پھولوں کی خوشبو نے اُس نوجوان کے دل و دِماغ کو مُعطّر اور اُسے بے حد مُتَأَثِّر کیا۔ تھوڑی دیر پہلے اُس بوڑھے پر طنز کے تیر چلانے والا نوجوان اِنفرادی کوشش سے مُتَأَثِّر ہو کر اب اُسی بوڑھے کے سامنے آئندہ کے لیے جوانی کی قدر اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے کا عہد و پیمان کر رہا تھا۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے نعتیہ دِیوان **''سامانِ بخشش''** میں جوانی کی قدر دانی کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

ریاضت کے یہی دن ہیں ، بُڑھاپے میں کہاں ہمّت

جو کچھ کرنا ہو اَب کر لو ، ابھی نُوریؔ جَواں تم ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اینٹ کے جواب میں پُھول پیش کیجئے!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بَیان کردہ پُرحکمت حِکایَت اپنے دامن میں عِبرت و نصیحت کے بیش بہامَدَنی پھول لئے ہوئے ہے۔اُن میں سے ایک مَدَنی پھول یہ ہے کہ اگر کوئی آپ سے تنقیدی لہجہ یا طنزیہ روَیّہ اپنائے تو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے **صبر و تحمُّل سے کام لیجئے**۔موقَع کی مُناسَبت سے اَحسن اَنداز میں سمجھانے کی کوشش اورزہریلے کانٹوں کے جواب میں مَدَنی پھول پیش کرنے کی رَوِش اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی نَتائج سے سرفراز کرے گی بلکہ اِس مَدَنی مقصد کی راہ میں آسانیاں پیدا کرکے مَدَنی اِنقِلاب برپا کردے گی کہ **''مجھے اپنی اورساری دنیاکےلوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

تو پیچھے نہ ہٹنا کبھی اے پیارے مبلغ

شیطان کے ہر وار کو ناکام بنادے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت عام کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقِعہ سے یہ مدَنی پھول بھی ملا کہ مسلمانوں کو سمجھانے اور "**نیکی کی دعوت**" عام کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ اِس میں اپنی اور دیگر اِسلامی بھائیوں کی دینی و دُنیوی بھلائیاں پوشیدہ ہیں، جیسا کہ پارہ **27** سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت، آیَت نمبر **55** میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالی شان ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا ... دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت ... نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَتاعِ وقْت کی قدْر کیجئے

اِس حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ وقْت کی ناقدْری بالآخر ندامت لاتی ہے، خصوصاً ایّامِ جَوانی میں بے فکری، لاپرواہی اور اِن حسین لمحات کی بے قدْری بڑھاپے میں پچھتاوے کا سبب بنتی ہے۔ کیونکہ جن کی جَوانی کا سفر گناہوں کی تاریکیوں میں گزرتا ہے جب وہ بڑھاپے کے عالَم میں نیکیوں کی روشنیوں کی طرف رُخ موڑتے ہیں تو بہُت دیر ہوچکی ہوتی ہے اور اُس وقْت آدَمی کچھ کرنا بھی چاہے تو جِسْم واَعضاء کی کمزوری اور صحّت کی خرابی حوصلے

پَست کر دیتی ہے، لہٰذا جب تک جَوانی کی نعمت ہے اور صحّت سَلامت ہے، تو اِس کو غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادت اور اچھے کاموں کی عادت پر اِستِقامت پانے کی کوشش کیجئے اور اگر آج نیکیوں سے جی چُرا کر، بدیوں میں دل لگا کر ہمّت وصَلاحِیّت اور وقت کی نعمت گنوا بیٹھے تو کل پچھتاوا ہو گا لیکن اُس وقت کا پچھتانا اور افسوس سے ہاتھ ملنا کسی کام نہ آئے گا۔ وقت کی تیز رفتار دھار ہمارے لیل ونَہار (یعنی دن رات) کو کاٹتی چلی جا رہی ہے، وقت کی لگام کب کسی کے ہاتھ آئی ہے اور وقت کی گاڑی سے کون کہے کہ ذرا آہستہ چل! پس آج وقت کی قدر کیجئے اور اِس سے فائدہ اُٹھائیے ورنہ پھر گیا وقت یاد تو آئے گا مگر ہاتھ نہ آئے گا۔

سدا عیش دَوراں دِکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَوانی کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **1548** صَفحات پر مشتمل کتاب ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اوّل صَفحہ **713** پر ہے: ''لُغات کی کُتُب کے مطابِق (بالغ ہونے سے لے کر) **30** یا **40** برس تک آدمی جوان رہتا ہے، **30** یا **50** برس جوانی اور بڑھاپے کا درمیانی وقفہ یعنی اُدھیڑ اور اِس کے بعد بُڑھاپا آ جاتا ہے۔''

فیضانِ قراٰن اور نوجوان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دماغی اور جسمانی صلاحیتوں سے صحیح معنوں میں جوانی ہی میں کام لیا جاسکتا ہے، عِلمِ دین حاصِل کرنے اور مُطالعہ کرنے کی عُمر بھی جوانی ہی ہے، بڑھاپے میں تو بارہا عقْل وفہم کی قوتیں بیکار ہو کر رہ جاتی ہیں، غور وفکر کی صلاحیتیں ماند (ہلکی، کمزور) پڑ جاتی ہیں، یادداشت کا خزانہ خالی ہوجاتا ہے، دِماغ خلل کا شکار ہونے کے سبب انسان بچوں کی سی حرکتیں کرنے لگ جاتا ہے اور اُس سے بعض اَوقات ایسی مُضحکہ خیز حَرَکات کا صُدور ہوتا ہے کہ بے اِختیار ہنسی آجائے۔ لیکن خوشخبری ہے اُس نوجوان کے لئے جو تِلاوتِ قراٰن کا عادی ہے کہ اگر ایسے نوجوان کو بُڑھاپا آیا تو وہ اِن آزمائشوں اور آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ جیسا کہ مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نقل فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: جو مسلمان تِلاوتِ قراٰن کا عادی ہو، اُس پر اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ یہ (یعنی جوانی میں حاصِل کئے گئے عِلم کو بڑھاپے میں بھولنے کی) حالت طاری نہ ہوگی۔'' (نور العرفان، پ۱۷، الحج، تحت الآیۃ:۵)

فِلموں سے ڈِراموں سے دے نفرت تُو الٰہی!　　بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوانی کی عبادت بُڑھاپے میں سببِ عافیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ رِوایت سے پتا چلا کہ تِلاوتِ قراٰن کرنے والا

نوجوان اگر بُڑھاپے کی دہلیز پر پہنچ گیا تو قراٰن کی تلاوت کی برکت سے اُس حالت میں نِسیان (یعنی بُھول جانے) کی آفت سے محفوظ رہے گا۔ یہ منظَر تو عام مُلاحَظہ کیا جا سکتا ہے کہ اَکثَر بوڑھے ہِذیان (یعنی بے ہُودہ گوئی) ونسیان (بھول جانے) کے مَرَض میں مُبتلا نظَر آتے ہیں، لیکن بعض خوش نصیب ایسے بھی ہیں جو اگرچہ بڑھاپے کی منزل سے ہم کَنار ہیں، لیکن پھر بھی عِلْمی جَلالَت اور ذِہنی قوّت کی ایسی شان وشوکت کہ دیکھنے والے کو وَرطۂ حیرت (یعنی اِنتہائی حیرت) میں ڈال دیں، اِن ساری عظمتوں کا ایک سبب **جوانی کی عبادت** اور قراٰنِ پاک کی تلاوت ہے۔

مدرسۃُ المدینہ بالغان

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جوانوں میں عبادت ورِیاضت کا ذوق وشوق بڑھانے اور تعلیمِ قراٰن کو عام کرنے کے لئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی بھرپُور کوششیں قابلِ ستائش ہیں۔ جن میں سے ایک **''مدرسۃُ المدینہ بالغان''** بھی ہے، دنیا بھر میں مختلف مقامات اور مساجِد میں عُمُوماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا **مدرسۃ المدینہ** کی ترکیب ہوتی ہے، جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارِج سے، حُرُوف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قراٰنِ کریم سیکھتے، دُعائیں یاد کرتے، نَمازیں دُرُست کرتے اور سنّتوں کی تعلیم مُفت حاصِل کرتے ہیں۔''

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے

ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

مدرسۃُ المدینہ بالغات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے تحت قرانِ پاک کی تعلیم (حفظ وناظرہ) کو عام کرنے کے لئے اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ بالغان کے ساتھ ساتھ بڑی عمر کی اسلامی بہنوں کے مدرسۃ المدینہ بالغات کی بھی ترکیب ہے، جس میں ہزاروں اسلامی بہنیں قرآنِ پاک کی مُفت تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ان مدارس میں اسلامی بہنیں ہی اسلامی بہنوں کو پڑھاتی ہیں، اس کے علاوہ اندرون و بیرونِ ملک لاتعداد مدارِس بنام ''مدرسۃُ المدینہ'' قائم ہیں۔ پاکستان میں (رجب المرجب ۱۴۳۵ھ تک) کم وبیش **2064** مدارس قائم ہیں، جن میں تقریباً **101410** مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا

خدایا ذَوق دے قران پڑھنے کا، پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی ماحول نے ادنٰی کو اعلٰی کردیا

دعوتِ اسلامی کے شعبے ''**مدرَسۃُ المدینہ برائے بالِغان**'' نے ایک نوجوان

کے لئے قراٰن سیکھنا، اَخلاقیات سنوارنا، عبادات میں دل لگانا بلکہ یوں سمجھئے کہ **آخِرت کا سامان کرنا آسان کر دیا ہے**۔ جیسا کہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے:

''میرے گناہ بَہُت زیادہ تھے۔ جن میں مَعَاذَاللّٰہ **V.C.R.** کی لیڈ (**Lead**) سپلائی کرنا، راتوں کو اَوباش لڑکوں کے ساتھ گھومنا، روزانہ دو بلکہ تین تین فلمیں دیکھنا، ورائٹی پروگرامز (**Variety programs**) میں راتیں کالی کرنا شامل ہے۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!** بابُ المدینہ کراچی کے عَلاقے ''نیا آباد'' کے ایک اسلامی بھائی کی مسلسل **اِنفِرادی کوشش** کی بَرَکت سے عَلاقے کے **مدرَسۃُ المدینہ** (برائے بالِغان) میں جانے کی ترکیب بنی اور اِس طرح **عاشقانِ رسول** کی صُحبت ملی اور میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوکر مَدَنی کاموں میں مصروف ہوگیا۔''

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۴۷)

ہمیں عالموں اور بزرگوں کے آداب — سکھاتا ہے ہر دم سدا مَدَنی ماحول
ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی — ہے بے حد محبت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوانی کو غنیمت جانئے

جلیلُ القدر تابِعی حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مَیمُون اَوْدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو

نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ (چیزوں) کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو: ''**بڑھاپے سے پہلے جوانی کو**، بیماری سے پہلے تندرُستی کو، فقیری سے پہلے اَمیری کو، مصروفیت سے پہلے فرصت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔''

(مِشْکَاۃُ المَصَابِیح،کتاب الرقاق، الفصل الثانی، ۲/۲۴۵، حدیث:۵۱۷۴)

مشہور صوفی شاعر حضرتِ سیِّدُنا شیخ مُصلِحُ الدِّین سعدی شیرازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں:

کُنُونَت کِہ دَسْتَست خارِی بُکُنْ

دِگَر کَی بَرآرِی تُو دَسْتُ اَزْ کَفَن

(بوستانِ سعدی، باب اوّل،درعدل و تدبیر و رای، ص۴۸)

(یعنی اے غافل شخص! اب جبکہ تیرے صحّت و ہمّت والے ہاتھ کُشادہ ہیں تو اِن ہاتھوں سے کوئی کام کرلے،کل جب یہ کفن میں بندھ جائیں تو پھر کُھلنا کہاں نصیب!)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوانی کی قدر کیجئے

جوانی کے مُتعلق حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے تحریر کردہ کلام کا خُلاصہ ہے: ''جَوانی کھیل کُود میں گنوا کر بڑھاپے میں جبکہ اَعضاء بے کار ہو جائیں، کثرتِ عِبادت کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے، جو کرنا ہے جَوانی میں کرلو کہ جَوانِ صالح کا بہُت بڑا درجہ

ہے۔لہٰذا صحّت، جوانی، مالداری اور زندگی کو رائیگاں (یعنی ضائع) نہ جانے دو، اِس میں نیک اَعمال کرلو کہ یہ نعمتیں بار بار نہیں ملتیں۔ میاں محمد بخش رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیہِ فرماتے ہیں:

سدا نہ حُسن جَوانی رہندی، سدا نہ صحبتِ یاراں
سدا نہ بلبل باغاں بولے، سدا نہ باغ بہاراں

یعنی یہ حسین جوانی ہمیشہ سلامت نہیں رہتی اور نہ ہی دوست واحباب کی صحبتیں ہمیشہ باقی رہتی ہیں۔ باغ میں روزانہ چہچہانے والی بُلبُلیں اور باغ کی بہاریں بھی سدا رہنے والی نہیں۔

(مِرْاٰۃُ المَناجیح، ١٦/٧ بتصرف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بوقتِ رِحلت حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ کا فرمان

حضرتِ سیّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنْہ کا جب وقتِ وِصال قریب آیا، تو آپ رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے بٹھاؤ۔'' جب بٹھایا گیا تو آپ رَضِی اللّٰہ تعالٰی عَنْہ ذِکرُ اللّٰہ اور تسبیح میں مشغول ہوگئے۔ پھر روتے ہوئے اپنے آپ کو مخاطَب کر کے (بطورِ عاجزی) فرمانے لگے: ''اے مُعاوِیہ (رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ)! اب بڑھاپے اور کمزوری کے وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر یاد آیا، اُس وقت کیا تھا جب **جوانی کی شاخ** تروتازہ تھی۔''

(لُبَابُ الْاِحْیَاء، الباب الاربعون فی ذکر الموت ومابعدہ، ص٣٥٢، مختصراً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگوں کی عاجِزی ہمارے لئے رہنمائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کس قدْر نیکیوں کے قدْر دان اور عاجزی کے پیکر تھے کہ محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کے جلیلُ القدْر صحابی ہونے اور ساری زندگی نیکیوں میں بَسَر کرنے کے باوُجُود حسرت ہے کہ کاش! کثرتِ عبادت و رِیاضَت کی مزید سعادت نصیب ہوجاتی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی اِس عاجِزی میں ہمارے لئے رہنمائی ہے کہ اے جوانو! جوانی بَہُت بڑی نعمت ہے، اِس کی قدْر کرو، اِسے فُضُولیات میں مت گزارو ورنہ جب ہوش آئے گا تو اُس وقْت تیر کمان سے نکل چکا ہوگا اور کمان سے نکلے تیر واپس نہیں آیا کرتے۔

غَافِلْ مَنشِیں نہ وَقْتِ بَازِی سْت
وَقْتِ ہُنَرَ اسْت وَکَارْسَازِی سْت

یعنی اے نوجوان! غافل نہ بیٹھ، یہ فرصت وغفلت کا وقْت نہیں بلکہ ہُنَر سیکھنے اور کام کاج کرنے کا وقْت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کی برکت سے بڑھاپے میں بھی جوان

حضرت علامہ ابن رجب حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جوانی میں عبادت کے متعلق فرماتے ہیں: ''جس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اس وقت یاد رکھا جب وہ جوان اور توانا تھا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا اُس وقت خیال رکھے گا جب وہ بوڑھا اور کمزور ہوجائے گا اور اسے بڑھاپے

میں بھی اچھی قوتِ سَماعت، بَصارت، طاقت اور ذَہانت عطا فرمائے گا۔ حضرت ابوالطیب طبری رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ نے سوسال سے زیادہ عمر پائی، آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ ذہنی وجسمانی لحاظ سے تندرست اور توانا تھے، آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ سے کسی نے صحت کا راز پوچھا تو ارشاد فرمایا: ''میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صلاحیتوں کو گناہ سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بوڑھا ہوگیا ہوں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انہیں میرے لئے باقی رکھا ہے۔ اس کے برعکس حضرت جنید رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو لوگوں سے مانگ رہا تھا، آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: اس شخص نے جوانی میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ (کے حقوق) کو ضائع کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بڑھاپے میں اس (کی قوت) کو ضائع فرمادیا۔'' (مجموعہ رسائل ابن رجب، ۱۰۰/۳ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوانی کی محنت بڑھاپے میں سہولت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوشخبری ہے اُس صالح جوان کے لئے جس کی جَوانی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں گزری اور عبادت کرتے کرتے بُڑھاپے کی منزل آگئی اور بڑھاپا بھی ایسا کہ ذوقِ عبادت تو ہے لیکن صحّت وہمّت ساتھ نہیں دے رہی، تو اِنْ شَآءَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے اِس لاچاری کے عالَم میں بھی صحّت وجَوانی میں کی ہوئی عبادتوں جتنا ثواب ملتا رہے گا چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب بندہ (حالتِ اِسلام میں نیکیاں کرتے ہوئے) عُمر کے آخری حِصّے میں پہنچ جائے تو **اللہ تعالٰی** اُس کے نامۂ اَعمال میں

بَرابَر نیکیاں ثَبت (تحریر) فرماتا رہتا ہے جو وہ اپنی صحّت کے زمانے میں کیا کرتا تھا۔"

(مُسْنَدِ اَبِیْ یَعْلٰی، مسند انس بن مالك، ۲۹۳/۳،حديث:۳٦٦٦ ملتقطاً)

صالِح جوان کے لئے بُڑھاپے میں انعام

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جو بوڑھا آدمی بڑھاپے کی وجہ سے زیادہ عبادت نہ کر سکے مگر جوانی میں بڑی عبادتیں کرتا رہا ہو تو اللّٰہ تَعَالٰی اُسے معذور قرار دے کر اُس کے نامۂ اَعمال میں وہ ہی جوانی کی عبادت لکھتا ہے۔ (عارِف بِاللّٰہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ سَعدی شیرازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:)

رَسْمَ اسْتْ کِه مَالِکَانِ تَحْرِیْر — آزَاد کُنَنْد بَنْدَهٔ پِیْر

اَیے بَارِ خُدَا ، اَیے عَالَمِ آرَا — بَرسَعْدِی پِیْرِ خُوْد بَه بَخْشَا

(یعنی غلاموں کے مالکوں کا طریقہ ہے کہ وہ بوڑھے غلام کو آزاد کر دیتے ہیں، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اے دُنیا کو آراستہ کرنے والے! ضَعِیْفُ الْعُمْر سَعدی کی بھی بَخشش و مَغفِرت فرمادے۔)

(مِراٰۃُ المناجیح، ۸۹/۷)

لٰہذا جوانی کی قدر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادت کیجئے، تاکہ کل جب بڑھاپا زیادہ عبادت کرنے سے معذور کردے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بے کس پناہ سے صحت و جوانی والی عبادت جیسا ثواب ملتا رہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کا محبوب بندہ

حدیثِ قُدسی ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنہُمَا سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ''میری تقدیر پر ایمان لانے والا، میرے لکھے پر راضی رہنے والا، میرے دیئے ہوئے رِزْق پر قناعت کرنے والا اور میری رضا کی خاطِر اپنی نفسانی شہوات کو ترک کرنے والا **نوجوان** میری بارگاہ میں میرے بعض فِرِشتوں کی مانند ہے۔''

(جَمْعُ الجَوَامِع، ٢٧٦/٩، حدیث: ٢٨٧١٤)

واقعی! اگر انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُطیع و فرمانبردار اور اُس کے محبوب رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچّا غلام بن جائے تو وہ فِرِشتوں کی مانند بلکہ بعض فِرِشتوں سے بھی افضل ہو جاتا ہے۔

فِرِشتوں سے بہتر ہے انسان بننا مگر اِس میں لگتی ہے محنت زیادہ

فرشتوں سے افضل کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے ''ہمارے رسول ملائکہ کے رسولوں سے افضل ہیں اور ملائکہ کے رسول ہمارے اولیاء سے افضل ہیں اور ہمارے اولیاء عوامِ ملائکہ یعنی غیرِ رُسُل سے افضل ہیں۔ فُسّاق وفُجّار ملائکہ سے کسی طرح افضل نہیں ہو سکتے۔''

(فتاوی رضویہ، ٣٩١/٢٩، النبراس، ٥٩٥)

حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے **مروی ہے،** نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **فرمانِ باعظمت ہے:** ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ایسے شخص سے مَحَبَّت فرماتا ہے جس نے اپنی جوانی کو اِطاعتِ خُداوندی کے لئے وقْف کردیا ہو۔''

(حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء، ٥/٣٩٤، حديث: ٧٤٩٦)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بیان کردہ دو رِوایات اِطاعت شِعاروں کے لئے اپنے دامَن میں کثیر بَرَکات وعِنایات سموئے ہوئے ہیں کہ جو سعادت مند اپنی عُمْرِ جوان خدائے حَنّان ومَنّان عَزَّوَجَلَّ کی رضا والے کاموں اور اُس کی بندگی میں گزارے، ناجائز اُمنگوں اور بُری خواہشوں سے اپنے دامن کو بچائے رکھے، اُس کے لئے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے مقامِ عزّت وعظَمت اور درَجۂ محبوبیّت پانے کی اُمید ونوید ہے کیونکہ جوانی میں نفس کے منہ زور گھوڑے کو لگام دینا مشکل ہوتا ہے، اِسی وجہ سے عبادتِ شباب (یعنی جوانی کی عبادت) کو زیادہ فضیلت حاصل ہے، جیسا کہ حکیمُ الاُمَّت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی تحریر فرماتے ہیں: ''**جوانی میں گناہوں سے بچے** اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کو یاد رکھے چونکہ جوانی میں اَعضاء قوی اور نفس گناہوں کی طرف (زیادہ) مائل ہوتا ہے اِس لئے اِس زمانہ کی عبادت بڑھاپے کی عبادت سے اَفضل ہے۔'' (مِرْاٰۃُ المَناجیح، ١/٤٣٥)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس دورِ پُرفِتَن میں جبکہ بدقسمتی سے کثیر نوجوان قرآن و سنّت سے دُور، جوانی کی مستی میں مَخمُور، حِرص وہَوَسِ دُنیا کے نشے میں چُور اور نفس وشیطان کے ہاتھوں مجبور ہو کر گناہوں اور بے حیائیوں کے سیلاب میں بہتے چلے جارہے تھے کہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** نے اِصلاحِ اُمّت کا عَلَم ہِمّت بلند کیا اور اِس بے راہ رَوِی و بے حیائی کے سیلاب کو روکنے کی کامیاب کوشِشوں کا سفر شروع کر دیا۔ دعوتِ اسلامی کی کامیابی کُھلی کتاب کی مانند آج سب پر آشکار (یعنی واضح) ہے، کہ وہ نوجوان جو شیطانِ نا ہَنجار اور نفسِ بے لگام کے غلام نظر آتے تھے، خوش قسمتی سے **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوئے تو اُن کی بے رونق زندگیوں میں مَدَنی اِنقِلاب کی بہار آگئی اور وہ اپنی جوانی کے پُر بہار اَیّام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلہٖ وَ سَلَّم کے نام پر وقف کرکے اِس مدَنی مقصد کو عام کرنے والے بن گئے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔''**

نوجوانانِ ملّت اور دعوتِ اسلامی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **دعوتِ اسلامی** کے مدَنی ماحول کے کَثِیْرُ التَّعْدَاد اِنقِلابی اِقدامات میں سے ایک اَھَم ترین قدم یہ ہے کہ اِس مَدَنی ماحول نے گناہوں میں غَلْطاں (لُڑھکنے) اور ہر دم دُنْیَوِی مُسْتَقْبِل کی بہتری کی فِکْر میں پریشاں رہنے والے نوجواں کو شاہراہِ تقوٰی پر گامزن (یعنی چلنے والا) اور فکرِ آخرت کیلئے مصروفِ عمل کر دیا۔ اِسی مَدَنی ماحول کی

برکت سے کثیر نوجوان اِسلامی بھائی دُنیوی رنگینیوں اور جوانی کی غفلت شِعاریوں سے منہ موڑ کر راہِ خدا کے لئے وقْف ہو گئے۔ اِسے دعوتِ اسلامی کی اِصطِلاح میں **''وقْفِ مدینہ''** کہا جاتا ہے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو **دعوتِ اسلامی**
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بھترین زندگی کا راز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ اپنی دُنیا وآخرت کو بہتر اور زندگی کے لمحات کو قیمتی بنانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت پر کمر بستہ ہو جایئے کہ بہترین زندگی کا راز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت و اِطاعت میں مُضْمَر (یعنی پوشیدہ) ہے۔ جیسا کہ مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ''زندگی ہر شخص کی گزرتی ہے، بہترین زندگی وہ ہے جو ربّ **تبارک وتعالیٰ کے لئے وقْف ہو جائے**۔ اللّٰہ تَعَالٰی نے ایسے ہی لوگوں کے لئے صدَقات کا خُصوصی حُکْم دیا جو اپنی زندگی اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لئے وقْف کر چکے۔''

(تفسیرِ نعیمی، ۳/۱۳۴، ملتقطاً)

اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری

بے حساب مَغفِرَت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قضا حق ہے، مگر اس شوق کا اللّٰہ والی ہے

جو اُن کی راہ میں جائے وہ جان اللّٰہ والی ہے (حدائقِ بخشش)

سَتّر صدیقین کا ثواب پانے والا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت فرماتے ہیں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے نوجوان سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے تیرے لئے سَتّر صِدّیقوں کے برابر ثواب ہے۔ (الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادۃ الشاب الخ، ص۷۸ مختصرا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں اس خوبرو نوجوان کو سب سے زیادہ پسند فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اور حسن و جمال کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں صَرف کر دیا ہو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کے سامنے ایسے بندے پر فخر کرتا اور ارشاد فرماتا ہے: ''یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔'' (الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادۃ الشاب الخ، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کتنے خوش بخت ہیں وہ نوجوان جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں محبوبیّت کا شرف حاصل ہوجائے، جن کی جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت میں گزری، باوُجود قدرت کے جن کا دامن نفس کی چالوں اور شیطان کے جالوں میں نہ اُلجھا اور جن پر خوفِ خدا کا غلبہ رہا، اُن خوش نصیبوں کے لئے ذِکر کردہ روایَتِ مُبارَکہ مُژدۂ جاں فزا ہے اور ایسا نوجوان مُعاشَرے میں بھی مَقام ومرتبہ اورعزت وعظمت کا حامل ہے۔

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہے بے داغ، ضرب ہے کاری

باحیا نوجوان

جوانی کی بہاروں کو مدینے کی خوشبوؤں سے مُعطّر کرنے، عالَمِ شباب کو گناہوں کے داغ دھبّوں سے بچانے اور شرم وحیا کا پیکر بننے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے سنّتوں بھرا بَیان بنام **''باحیا نوجوان''** کا کیسٹ ہدِیَّۃً حاصِل کیجئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اِس بَیان کا **64** صَفْحات پر مُشْتَمِل رِسالہ بھی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً مل سکتا ہے۔ خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کثیر برکتوں کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

جوانوں کو بے راہ رَوِی و سُستی کی رَوِش چھوڑنے، اَسلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کی پیروی میں دِین وملّت کی خدمت کرنے اور دینِ اِسلام کو ہی دُنیا وآخرت میں کامیابی کا

ذریعہ سمجھنے کا ذہن دیتے ہوئے شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ترے صَوفے ہیں افرنگی، ترے قالیں ہیں ایرانی　　لہو مجھ کو رُلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی

اَمارت کیا، شکوہِ خُسرَوی بھی ہو تو کیا حاصل　　نہ زورِ حیدری تجھ میں، نہ اِستِغنائے سَلمانی

نہ ڈھونڈ اِس چیز کو تہذیبِ حاضر کی تجلّی میں　　کہ پایا مَیں نے اِستِغنا میں معراجِ مسلمانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوانی نعمتِ خداوَندی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بَہُت بڑی نعمت ہے جسے یہ نعمت ملے اُسے اِس کی قدر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وَقت عبادت واِطاعت میں گزارنا چاہئے، وقت کے اَنمول ہیروں کو نفع رسانیوں کا ذریعہ بنانا چاہئے۔ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الحنّان نقل فرماتے ہیں: ''جوانی کی عبادت بڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے کہ عبادات کا اصل وقت جوانی ہے۔ شعر

کر جوانی میں عبادت، کاہلی اچھی نہیں　　جب بڑھاپا آ گیا کچھ بات بن پڑتی نہیں

ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہوچکی　　یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آ گئی

وقت کی قدر کرو، اسے غنیمت جانو۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔'' (مراۃ المناجیح، ۱۶۷/۳) اور خصوصاً ایّامِ جوانی کے اَوقات کی قدر دانی بَہُت ضروری ہے کیونکہ **جوانی** میں انسان کے اَعضاء مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے اَحکام وعبادات کی بجا آوری، تَنْدَہی

اور بڑی خوش اُسلوبی کے ساتھ ممکن ہوتی ہے، بُڑھاپے میں پھر یہ بہاریں کہاں نصیب! اُس وقت تو مسجد تک جانا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ بھوک پیاس کی شدّت کو برداشت کرنے کی ہِمّت بھی نہیں رہتی، نَفل تو کُجا فرض روزے پورے کرنا بھی بھاری پڑ جاتے ہیں اور ویسے بھی جَوانی کی عبادت اِمتیازی حیثیت رکھتی ہے جیسا کہ

عبادت گزار جوان کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے **مروی** ہے، نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا اِرشادِ عظیم ہے: ''صبح کے وقت عبادت کرنے والے نوجوان کو بڑھاپے میں عبادت کرنے والے بوڑھے پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے کہ جیسی مُرسَلِین (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کو تمام لوگوں پر۔'' (جمع الجوامع، ۵/۲۳۵، حدیث: ۱۴۷۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس رِوایت سے **معلوم** ہوا کہ عبادت گزار جوان یقیناً خوش بخت ہے، اُس کے لئے بَہُت ساری فضیلتوں اور سعادتوں کی نوید (یعنی خوشخبری) ہے، لیکن اِس طرح کی رِوایات سے کوئی یہ مطلب اَخْذ نہ کرے کہ بوڑھے تو کسی کھاتے میں ہی نہیں۔ **میرے پیارے اسلامی بھائیو!** ایسا نہیں، یاد رکھئے! یہ اِسلامی مُعاشرے کی اِنفرادِیّت وخصوصِیّت ہے کہ وہ بوڑھوں اور ضعیفوں کو بھی بلندیوں سے ہم کَنار کرتا ہے، اِسلام میں بوڑھوں کو بوجھ سمجھ کر گھر سے نکال دینے اور انہیں کسی اِدارے میں ''جمع'' کروا

دینے کا کوئی تصوُّر نہیں، اِسلام کا طُرَّۂ اِمتیاز ہے کہ اِس دینِ مُبین میں بلاتفریقِ رنگ ونسل و بلا اِمتیازِ عُمر وقدر ہر مسلمان اپنا خاص مَقام رکھتا ہے، جس کا لحاظ رکھنا دوسرے مسلمان پر لازِم ہے، اِس کی مختصر وضاحت **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کے مطبوعہ **32** صفحات پر مشتمل **''اِحترامِ مُسلم''** نامی رِسالہ میں بھی کی گئی ہے۔ الغَرَض! ہر مسلمان خواہ وہ بوڑھا ہو یا جوان، نظرِ اسلام میں اُس کی خاص اَہَمِّیَّت وشان ہے۔ چنانچہ

بُڑھاپے کے فضائِل

محبوبِ ربِّ ذُوالجلال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باکمال ہے: ''سفید بال نہ اُکھاڑو کیونکہ وہ مسلم کا نور ہے، **جو شخص اِسلام میں بوڑھا ہوا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **اس کی وجہ سے اُس کے لئے نیکی لکھے گا اور خطا مٹادے گا اور درجہ بلند کرے گا۔**''

(ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی نتف الشیب، ٤/١١٥، حدیث: ٤٢٠٢)

حضرت سیِّدُنا کَعب بن مُرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ حضور پُرنور، **شافِعِ یَوْمُ النُّشور** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پُرنور ہے: ''جو اسلام میں بوڑھا ہوا، یہ بُڑھاپا **اُس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔**'' (ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل من شاب شیبة فی سبیل الله، ٣/٢٣٧، حدیث: ١٦٤١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لٰہذا ضعیفُ العُمُر اِسلامی بھائی بھی دل چھوٹا نہ کریں اور مایوسی کی کالی گھٹا اپنے اُوپر طاری نہ ہونے دیں کہ ''**جب جاگے ہوا سویرا**۔''

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جَوانی ہو چکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہو گا، موت جس دم آ گئی

اگر سفرِ حیات کے کسی بھی موڑ پر شُعور بیدار ہوجائے تو بھی مایوس نہ ہوں بلکہ اُسے غنیمت تصوُّر کیجئے اور صبحِ زندگی کی شام ہونے سے پہلے پہلے آہ وزاری اور تقوٰی و پرہیزگاری کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کی کوشِشوں میں مصروف ہوجائیے اور اُمید وبیم (یعنی اُمید وخوف) کے مِلے جُلے جذبات کے سہارے، دامن پَسارے (پھیلائے)، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف رجوع کیجئے، اِس آیتِ اُمید افزا ''لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ''(ترجمۂ کنز الایمان: اللّٰہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔ (پ٢٤، الزُّمر:٥٣)) کو پیشِ نظر رکھئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نا اُمید وخالی دامن نہیں بلکہ مَغفِرَتوں اور بخششوں کی دولتِ لازوال سے مالا مال ہوکر پلٹیں گے۔

نہ ہو نومید، نومیدی زوالِ عِلم و عِرفاں ہے
اُمیدِ مردِ مؤمن ہے خدا کے راز دانوں میں

اور یہ بھی ذہن نشین رہے کہ عُمر کے کسی بھی حصّے میں خواہ بڑھاپے میں ہی سہی،

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرنا خوش بختوں کا حصّہ ہے ورنہ فی زمانہ کئی حضرات بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھنے کے باوُجود مختلف قسم کے کھیلوں اور دیگر حرام کاموں میں سامانِ لذّت تلاش کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ جوانی تو پہلے ہی غفلت میں برباد کر دی، بڑھاپے میں بھی توفیقِ خیر نہ ملی، تو اب زندگی کے اور کون سے لمحات ایسے ملیں گے کہ جن میں آخرت کی تیاری ممکن ہوسکے؟

کر نہ پِیری میں تو غفلت اِختیار زندگی کا اب نہیں کچھ اِعتِبار
حلق پر ہے موت کے خنجر کی دھار کر بس اب اپنے کو مُردوں میں شُمار

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی جوانی کی قدر کرنی چاہئے ورنہ بڑھاپے میں بعض اَوقات پچھتاوے کے سائے پریشان کرتے ہیں اور اُس وقت کچھ بَن نہیں پڑتا، بندہ کچھ کرنا چاہتا ہے لیکن حوصلہ ساتھ نہیں دیتا، جوانی کو یاد کرتا ہے لیکن جوانی نے تَو واپس آنا نہیں اور بڑھاپے سے اُکتاتا ہے مگر اُس نے بھی جانا نہیں اور نہ اُس وقت پچھتانے کا کوئی

فائدہ ہے۔

جو آ کے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا

جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جوانی کی عبادت کے بَہُت زِیادہ فضائل ہیں، جوانی میں عبادت کرنے اور اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر رکھنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کس طرح نوازتا ہے چُنانچِہ

صالِح نوجَوان کو ملنے والا اِنعام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 56 صَفْحات پر مشتمل رِسالے "**کراماتِ فاروقِ اَعظم**" صَفْحہ 24 پر ہے: مُشیرِ رسول، امیرُالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہ ایک مرتبہ ایک صالِح (یعنی پرہیزگار) نوجوان کی قَبْر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے فلاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اپنے ربّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لیے دو جنّتیں ہیں۔ (پ ۲۷، الرَّحمٰن: ۴۶)

اے نوجوان! بتا! تیرا قَبْر میں کیا حال ہے؟ اُس صالِح (باعمل) نوجوان نے قَبْر کے اندر سے آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہ کا نام لے کر پکارا اور بآوازِ بلند دو مرتبہ جواب دیا: "**قَدْ اَعْطَانِیْهِمَا رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فِی الْجَنَّةِ** یعنی میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے **یہ دونوں جنّتیں مجھے**

عطا فرمادی ہیں۔'' (تاریخ مدینہ دمشق، ٤٥/٤٥٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! اِس واقعے سے پتا چلا کہ جو شخص نیکیوں بھری زندگی گزارے گا اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزاں وتَرساں رہے گا، وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتِ کاملہ سے دوجنّتوں کا مستحق ٹھہرے گا۔ لہٰذا جوانی کو نیکی و پرہیز گاری میں صَرف کیجئے، خواہشاتِ نفسانی کی پیروی سے بچئے، ابھی سے سنبھل جائیے! یاد رکھئے! یہ حُسن وجوانی دولتِ فانی ہے اور اِس پر غرور وتکبُّر حَماقت و نادانی ہے۔

ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے
تُو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب دو عابد وخائف نوجوانوں کے حیرت انگیز واقعات مُلاحَظہ فرمائیے اور دیکھئے کہ یادِ خدا عَزَّوَجَلّ سے دلوں کو آباد کرنے والوں کو کیسی کرامات سے نوازا جاتا ہے چُنانچہ

باکرامت نوجوان

حضرت سیِّدُنا **مالک بن دینار** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ ایک سفر کے

دوران مجھے سخت پیاس لگی تو میں پانی کی تلاش میں ایک وادی کی جانب چل پڑا۔اچانک میں نے ایک خوفناک آواز سنی ،تو سوچا: شاید! کوئی درندہ ہے جو میری طرف آرہا ہے۔چُنانچِہ میں بھاگنے ہی والا تھا کہ پہاڑوں سے کسی نے مجھے پکار کر کہا:''اے انسان! ایسا کوئی معاملہ نہیں جس طرح تم سمجھ رہے ہو، یہ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ایک ولی ہے جس نے شدَّتِ حسرت سے ایک لمبی سانس لی تو اُس کی آواز بلند ہوگئی۔'' جب میں اپنے راستے کی جانب واپس پلٹا تو ایک **نوجوان کو عبادت میں مشغول پایا۔** میں نے اُسے سلام کیا اور اپنی پیاس کا بتایا تو اُس نے کہا:''اے مالک(رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ)!اتنی بڑی سلطنت میں تجھے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا۔'' پھر وہ چٹان کی طرف گیا اور اُسے ٹھوکر مار کر کہنے لگا:''اُس ذات کی قدرت سے ہمیں پانی سے سیراب کر جو بوسیدہ ہڈیوں کو بھی زندہ فرمانے پر قادر ہے۔'' **اچانک چٹان سے پانی ایسے بہنے لگا جیسے چشمے سے بہتا ہے۔** میں نے جی بھر کر پینے کے بعد عرض کی:''مجھے ایسی چیز کی نصیحت فرمائیے جس سے مجھے نفع ہوتا رہے۔'' تو اس نے کہا: ''**تنہائی میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہوجایئے**، وہ(ربّ عَزَّوَجَلَّ) آپ کو جنگلات میں پانی سے سیراب کردے گا۔'' اتنا کہہ کر وہ اپنے راستے پر چلا گیا۔

(الروض الفائق، ص١٦٦، بتصرفٍ)

میری زِندگی بس تیری بندگی میں ہی اے کاش! گزرے سدا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صالِح وخائِف نوجوان

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک بار مُلکِ شام تشریف لے گئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا گزر ایک نہایت سرسبز وشاداب خوش نُما باغ سے ہوا، تو دیکھا کہ **ایک نوجوان سیب کے درخت کے نیچے نماز میں مشغول ہے**۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو اُس صالِح جوان سے ہم کلامی کا اِشتیاق ہوا۔ جب اُس نے سلام پھیرا تو آپ نے اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی تو اس نے جواب دینے کے بجائے زمین پر یہ شعر لکھ دیا:

مُنِعَ اللِّسَانُ مِنَ الْکَلَامِ لِاَنَّہٗ ۔۔۔ کَھْفُ الْبَلَاءِ وَجَالِبُ الْاٰفَاتِ

فَاِذَا نَطَقْتَ فَکُنْ لِّرَبِّکَ ذَاکِرًا ۔۔۔ لَا تَنْسَہٗ وَاحْمِدْہٗ فِی الْحَالَاتِ

یعنی زبان کلام سے روک دی گئی ہے کیونکہ یہ (زبان) طرح طرح کی بلاؤں کا غار اور آفات لانے والی ہے اِس لئے جب بولو تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو، اُسے کسی وقت فراموش نہ کرو اور ہر حال میں اُس کی حمد بجالاتے رہو۔

نوجوان کی اِس تحریر کا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے قَلْبِ انور پر گہرا اثر ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر گریہ طاری ہوگیا۔ جب اِفاقہ ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بھی جواباً زمین پر اُنگلی سے یہ اَشعار لکھ دیئے:

وَمَا مِنْ کَاتِبٍ اِلَّا سَیَبْلٰی ۔۔۔ وَیُبْقِی الدَّھْرُ مَا کَتَبَتْ یَدَاہُ

فَلا تَکْتُبْ بِکَفِّکَ غَیْرَ شَیْءٍ   یَسُرُّکَ فِی الْقِیَامَۃِ اَنْ تَرَاہُ

یعنی ہر لکھنے والا ایک دن قبر میں جا ملے گا مگر اُس کی تحریر ہمیشہ باقی رہے گی اِس لئے اپنے ہاتھ سے ایسی بات لکھو جسے دیکھ کر بروزِ قیامت تمہیں خوشی ملے۔

حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ میرا نَوِشتہ (تحریر) پڑھ کر اُس جوانِ صالح نے ایک چیخ ماری اور اپنی جان جانِ آفریں کے سپُرد کر دی۔ میں نے سوچا کہ اِس کی تجہیز وتکفین کا اِنْتِظام کر دوں مگر ہاتِفِ غیبی نے آواز دی: **ذُوالنُّون!** اِسے رہنے دو، ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اِس سے عہد کیا ہے کہ فِرِشتے تیری تجہیز وتکفین کریں گے۔ یہ سن کر آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ باغ کے ایک گوشہ میں مصروفِ عبادت ہوگئے اور چند رکعات پڑھنے کے بعد دیکھا تو وہاں اس نوجوان کا نام ونشان بھی نہ تھا۔

(روض الریاحین، ص۴۹، بتصرفٍ)

رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں
پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سایۂ عرش پانے والے خوش نصیب

جوانی میں عِبادت کرنے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والوں کو مبارک ہو کہ بروزِ قِیامت جب سورج ایک میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، سایۂ عرش کے عِلاوہ اُس جاں گُزا

(یعنی جان کو اذیّت دینے والی) گرمی سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہ ہوگا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایسے **خوش قسمت نوجوان کو اپنے عرش کا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا** جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا امام عبدالرَّحمٰن جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکافِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سَلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف خط لکھا کہ ''اِن صِفات کے حامِل **مسلمان عرش کے سائے میں ہوں گے**: (اُن میں سے دو یہ ہیں)

(۱)......وہ شخص جس کی نشوونما اِس حال میں ہوئی کہ اُس کی **صحبت، جوانی اور قوّت اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پسند اور رِضا والے کاموں میں صَرف ہوئی اور (۲)......وہ شخص جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا اور اُس کے خوف سے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔''

(مُصَنَّف اِبْنِ اَبِی شَیْبۃ، کتاب الزھد، کلام سلمان، ۱۷۹/۸، حدیث:۱۲، ملتقطاً)

یا ربّ! میں ترے خوف سے روتا رہوں اکثر
تُو اپنی محبت میں مجھے مست بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے اَسلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام **جوانی** کی بہُت قدر کرتے اور اس کی قدر کرنے کی تلقین بھی فرماتے چُنانچِہ

امام غزالی کی نصیحت

حُجَّۃُ الاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی

جوانوں اور توبہ میں ٹال مٹول کرنے والوں کو سمجھاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ''کیا تم غور نہیں کرتے کہ تم کب سے اپنے نَفْس سے وعدہ کر رہے ہو کہ کل عمل کروں گا، کل کروں گا اور وہ ''کل'' ''آج'' **میں بدل گیا**۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جو ''کل'' آیا اور چلا گیا وہ گذشتہ ''کل'' میں تبدیل ہو گیا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تم ''آج'' عمل کرنے سے عاجز ہو تو ''کل'' زِیادہ عاجز ہو گے (آج کا کام کل پر چھوڑنے اور توبہ واطاعت میں تاخیر کرنے والا) اُس آدمی کی طرح ہے کہ جو درخت کو اُکھاڑنے سے جوانی میں عاجز ہو اور اُسے دوسرے سال تک مؤخّر کر دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ جوں جوں وقت گزرتا چلا جائے گا درخت زیادہ مضبوط اور پختہ ہوتا جائے گا اور اُکھاڑنے والا کمزور تر ہوتا جائے گا پس جو اُسے جوانی میں نہ اُکھاڑ سکا وہ بُڑھاپے میں قطعاً نہ اُکھاڑ سکے گا۔'' (اِحیَاءُ العُلُوم، ۴/۷۲)

اُترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے

اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اُجالی ہے (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِمام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کا یہ مُبارک فرمان کس قدر فکر انگیز ہے کہ جو شخص جوانی میں اَحکامِ شرعیّہ واطاعتِ الٰہیّہ کی بجا آوری میں کوتاہی برتتا ہے تو اُس سے کیسے اُمید رکھی جا سکتی ہے کہ وہ بڑھاپے میں ان غلطیوں کا مُداوا کر سکے گا کیونکہ اُس وقت تو جسم واَعضاء کمزوری کا شکار ہو چکے ہوں گے لہٰذا **جوانی** کو غنیمت جانئے

اور اِسی عُمر میں نفس کے بے لگام اور منہ زور گھوڑے کو لگام دے دیجئے اور توبہ کرنے میں جلدی کیجئے کہ نجانے کس وقت پیغامِ اَجل (یعنی موت کا پیغام) آجائے کیونکہ موت تو نہ جوانی کا لحاظ کرتی ہے نہ بچپن کی پرواہ۔

موت نہ دیکھے حسن و جوانی نہ یہ دیکھے بچپن ‏ ‏ ‏ ‏ خواہ ہو عمر اٹھارہ برس یا ہو جاوے پچپن

لٰہذا خواہ عُمر کا کوئی بھی حصّہ ہو، موت کو پیشِ نظر رکھئے، توبہ کرنے میں جلدی کیجئے اور جوان تو اِس پر زیادہ دھیان دے کہ جوانی کی توبہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو بہُت پسند ہے چُنانچہ

جوانی میں توبہ کی فضیلت

اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، **مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ** یعنی جوانی میں توبہ کرنے والا شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے۔''

(کنز العُمّال، کتاب التوبة، الفصل الاول فی الغ، الجزء٤، ٨٧/٣، حدیث:١٠١٨١)

جوانی میں توبہ کرنے والا محبوب کیوں؟

مُبَلِّغِ اِسلام حضرتِ علّامہ شیخ **شُعَیب حَرِیفِیش** رحمۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اپنے بندے سے مَحَبَّت اُس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ جوانی میں توبہ کرنے والا ہو کیونکہ نوجوان تر اور سرسبز ٹہنی کی طرح ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی جوانی اور ہر طرف سے شہوات ولذات سے لطف اُٹھانے اور ان کی رغبت پیدا ہونے کی عمر میں توبہ کرتا ہے، اور یہ ایسا وقت

ہوتا ہے کہ دُنیا اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اس کے باوجود محض رضائے الٰہی کے لئے وہ ان تمام چیزوں کو ترک کر دیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کا مستحق بن جاتا ہے اور اس کے مقبول بندوں میں اس کا شمار ہونے لگتا ہے۔'' (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۷۵)

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُرْسَلِین، جَنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کو توبہ کرنے والے نوجوان سے زیادہ پسندیدہ کوئی نہیں۔''

(کنز العمال،کتاب المواعظ...الخ، الترغیب الاحاذی، الجزء:۱۵، ۸/۳۳۲، حدیث:۴۳۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوانی میں اِستِغفار کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی میں عبادت وتوبہ کی طرف مائل ہونے والا نوجوان کس قدر سعادت مند ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا پیارا بندہ بنا لیتا ہے۔ سچ ہے کہ

دَرْ جَوانِی تَوْبَہ کَرْدَن شَیْوَۂ پَیْغَمْبَرِی

وَقْتِ پِیرِی گُرْگِ ظَالِم مِیْ شَوَدْ پَرْہیزْگار

یعنی جَوانی میں اِستِغفار کرنا اَنبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی سنّت ہے، ورنہ بڑھاپے میں تو ظالم بھیڑیا بھی پرہیزگاری کا لبادہ اَوڑھ لیتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک وَسوَسہ اور اُس کا عِلاج

وسوسہ: مذکورہ شعر میں توبہ و اِستغفار کو سنّتِ اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کہا گیا ہے، حالانکہ توبہ تو گناہ پر کی جاتی ہے تو کیا **مَعَاذَ اللّٰہ** اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے بھی گناہ سرزد ہوسکتے ہیں؟

علاجِ وسوسہ: نہیں، ہرگز نہیں، حضراتِ اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہر خطا و گناہ سے معصوم ہیں اور معصوم کے یہ معنی ہیں کہ انکے لئے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو چکا جس کی وجہ سے ان سے گناہ ہونا شرعاً ناممکن ہے، نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مُروّت کے خلاف ہیں قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمُّدِ صغائر سے بھی قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت معصوم ہیں۔

(ملخص از ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل، صفحہ 38 تا 39)

وہ کمالِ حُسنِ حُضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں (حدائقِ بخشش)

انبیاءِ کرام و مُرسلینِ عُظّام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے جو توبہ و اِستغفار کے معمولات منقول ہیں وہ بطورِ عاجزی اور تعلیمِ اُمّت کے لئے ہیں۔ اِسی لئے توبہ و اِستغفار کو مذکورہ شعر میں اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی سنّت کہا گیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوانوں کو نصیحت

حُجَّةُ الاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ منصور بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے ایک **نوجوان کو نصیحت** کرتے ہوئے کہا: اے جوان! تجھے تیری **جوانی** دھوکے میں نہ ڈالے، کتنے ہی جوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ کو مؤخَّر اور اپنی اُمیدوں کو طویل کر دیا، موت کو بھلا دیا اور کہتے رہے کہ کل توبہ کر لیں گے، پرسوں توبہ کر لیں گے یہاں تک کہ اسی غفلت میں **مَلَکُ الموت** آ گئے اور وہ غافِل اندھیری قَبْــر میں جا سوئے۔ انہیں نہ مال نے، نہ غلاموں نے، نہ اَولاد اور نہ ہی ماں باپ نے کوئی فائدہ دیا۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾

(پ۱۹، الشعراء، آیت:۸۸، ۸۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے، مگر وہ جو اللّٰہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

(مُکاشَفَةُ القُلُوب، ص۸۷)

روتی ہے شبنم کہ نیرنگِ جہاں کچھ بھی نہیں
خندہ زن ہیں بلبلیں گُل کا نشاں کچھ بھی نہیں

چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیری رات ہے
یہ تیرا حُسن و شَباب اے نوجواں! کچھ بھی نہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَى الله ! اَسْتَغْفِرُ الله

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری کرنے، گناہوں سے بچنے، نیکیوں پر اِستِقامت پانے اوراپنی جوانی کو مَدَنی رنگ میں رنگنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابَستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **عاشقانِ رسول** کے **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں بھرا سفر اِختیار کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اورآخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** پر عمل کرکے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ اپنے ذمّہ دار کو جمع کروائیے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں خوب شرکت کیجئے، توبہ پر اِستِقامت پانے اور اِس کے مُتَعَلِّق تفصیلی معلومات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 132 صَفحات پر مشتمل کتاب "**توبہ کی رِوایات و حِکایات**" کا مُطالَعہ کیجئے نیز علم وحکمت کے موتی چننے کے لیے مدنی مذاکرے میں شرکت کیجیے، باب المدینہ سے باہر کے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں **مَدَنی چینل** کے ذریعے حاضری دیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی چینل کیا ھے؟

دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبُوعہ کتاب "**غیبت کی تباہ کاریاں**" صفحہ 86 پر ہے: اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مُتَعَدِّد شعبے ہیں جن کے ذَرِیعے دُنیا میں اسلام کی بہاریں

لٹائی جارہی ہیں، انہیں میں ایک شعبہ ''**مَدَنی چینل**'' بھی ہے جس کے ذَرِیعے دنیا کے کئی ممالِک میں .T.V کے ذَرِیعے گھروں کے اندر داخِل ہو کر **دعوتِ اسلامی** اسلام کا پیغام عام کررہی ہے۔ **مَدَنی چینل** دُنیا کا واحد چینل ہے جو کہ سو فیصدی اِسلامی رنگ میں رنگا ہوا ہے، اِس میں نہ فلمیں ڈِرامے ہیں، نہ گانے باجے اور نہ عورت کی نمائش ہے، نہ ہی کسی قسم کی موسیقی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی چینل** کے ذَرِیعے **کئی کُفّار دامنِ اسلام میں آچکے ہیں،** بے شمار بے نَمازی نَمازوں کے پابند بنے ہیں اور لاتعداد افراد گناہوں سے تائب ہو کر سنّتوں پر عمل کرنے لگے ہیں۔ **مَدَنی چینل** کی برکتوں کا اندازہ لگانے کیلئے اِس کی ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ ہو چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے برقی ڈاک (E.MAIL) کے ذَرِیعے ایک ''مَدَنی بہار'' پیش کی، اُس کا لُبِّ لُباب یہ ہے: آج کل یہ حال ہے کہ دورانِ گفتگو اکثر اِس بات کا اندازہ نہیں ہو پاتا کہ **غیبت** کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے! ایک بار حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) سے بابُ المدینہ آئے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے چند اسلامی بھائیوں کی موجودَگی میں کہا: میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ میری بہن جو کہ انتہائی **غُصیلی** طبیعت کی ہے، اگر کبھی کسی سے ناراض ہو جائے تو خود سے بڑھ کر ملاقات میں پہل نہیں کرتی، میری بھابھی اور بہن میں چند مُعامَلات کی بِنا پر آپَس میں چپقلش ہوئی اور بہن نے بات چیت بند کر دی، حُسنِ اتّفاق کہ اُسی رات **دعوتِ اسلامی** کے ہر دلعزیز سو فیصدی اسلامی **مَدَنی چینل** پر ''مَدَنی مذاکرہ'' نشر کیا گیا جس میں **غیبت کی تباہ کاریوں** سے بچنے کا ذِہن دیا

گیا تھا۔ میری بہن نے جب وہ مَدَنی مذاکرہ سنا تو اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری وُہی **غصیلی** بہن جو بڑھ کر کسی سے ملاقات نہیں کرتی تھی از خود آگے بڑھی اور اُس نے میری بھابھی سے نہ صِرف ملاقات کی بلکہ مُعافی بھی مانگی اور دونوں میں صُلح ہوگئی۔

ناچ گانوں اور فلموں سے یہ چینل پاک ہے مَدَنی چینل حق بیاں کرنے میں بھی بے باک ہے
مَدَنی چینل میں نبی کی سنّتوں کی دھوم ہے اور شیطانِ لعیں رَنجور ہے، مَغْمُوم ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح،۱/۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''مدینے کی حاضری'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: '' بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت

ہے نہ قوّت۔'' (سنن ابی داؤد، ج ٤ ص ٤٢٠ حدیث ٥٠٩٥) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی ﴿2﴾ گھر میں داخل ہونے کی دُعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا. (اَیضاً۔حدیث ٥٠٩٦) (ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اُسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربّ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسا کیا) دُعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رِسالت عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاء میں سلام عرض کرے، اِس کے بعد سُوْرَۃُ الاِخْلَاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں برکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی ﴿3﴾ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم ومَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے ﴿4﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بسم اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے ﴿5﴾ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (ردالمحتار، ج٩، ص٦٨٢) یا اِس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی! آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (شرح الشفاء للقاری، ج٢ ص١١٨) ﴿6﴾ جب کسی کے گھر میں داخل ہوں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ﴿7﴾ اگر داخلے کی اِجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے ہوسکتا

ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اِجازت نہ دی ہو ﴿8﴾ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: ''محمد الیاس۔'' نام بتانے کے بجائے اِس موقع پر ''مدینہ!''، ''میں ہوں!'' ''دروازہ کھولو'' وغیرہ کہنا سنّت نہیں ﴿9﴾ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کُھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے ﴿10﴾ کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں اُن کو سخت اِحتیاط کی حاجت ہے ﴿11﴾ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے اِنتظامات پر بے جا تنقید نہ کریں اِس سے اُس کی دل آزاری ہوسکتی ہے ﴿12﴾ واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی کیجئے اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

ڈھیروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ۲۳)

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماخذومراجع

قرآن مجید

نمبرشمار	کتاب	مطبوعہ
1	کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	جامع ترمذی	دار المعرفه، بیروت ١٤١٤ھ
3	سنن ابی داؤد	دار احیاء التراث العربی، بیروت ١٤٢١ھ
4	مسند ابی یعلٰی	دار الکتب العلمیه، بیروت ١٤١٨ھ
5	مصنف ابن ابی شیبه	المجلس العلمی بیروت ١٤٢٧ھ
6	مشکاۃالمصابیح	دار الکتب العلمیه بیروت ١٤٢١ھ
7	کنزالعمال	دار الکتب العلمیه، بیروت ١٤١٩ھ
8	جمع الجوامع	دارالکتب العلمیه ١٤٢١ھ
9	مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ
10	حلیة الاولیاء	دارالکتب العلمیه،بیروت ١٤١٨ھ
11	تاریخ مدینه دمشق	دارالفکربیروت 1995ء
12	ردالمحتار	دار المعرفه، بیروت ١٤٢٠ھ
13	شرح شفا	دارالکتب العلمیةبیروت ١٤٢١ھ
14	احیاء العلوم	دار صادربیروت 2000ء
15	لباب الاحیاء	دارالبیروتی 2004ء
16	مکاشفة القلوب	دارالکتب العلمیةبیروت لبنان
17	مجموعه رسائل ابن رجب	الفاروق الحدیثیه للطباعة والنشر، القاهره
18	روض الریاحین	دارالکتب العلمیةبیروت ١٤٢١ھ
19	الروض الفائق	دار احیاءالتراث العربی بیروت ١٤١٦ھ
20	الترغیب فی فضائل الاعمال	دارالکتب العلمیةبیروت ١٤٢٤ھ
21	تفسیرنعیمی	مکتبہ اسلامیہ، مرکز الاولیاء لاہور
22	نورالعرفان	پیر بھائی کمپنی، مرکز الاولیاء لاہور
23	مراٰۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ گجرات
24	فتاوٰی رضویہ	رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
25	بہارشریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
26	فیضانِ سنت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

27 کراماتِ فاروقِ اعظم — مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

28 حکایتیں اور نصیحتیں — مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی 2008ء

29 بوستانِ سعدی — انتشاراتِ عالمگیر، تہران

30 حدائقِ بخشش — مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ

31 ذوقِ نعت — ضیاءالدین پبلی کیشنز 1992ء

32 وسائلِ بخشش مرمم — مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ

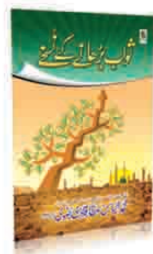
فہرس

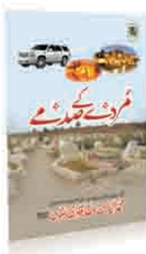
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

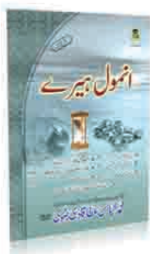
سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنَّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے **نفرت** کرنے اور **ایمان** کی **حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافِلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ







MC 1286

ISBN 978-969-631-455-4



0125162



فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net